© rasailojaraid.com

حضرت مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

تہذیب مغرب کا نقطۂ عروج

یا

فکر و نظر کی پراندگی کی انتہا

روز نامہ "جنگ" لندن 18 دسمبر کے شمارے میں اردو ادب کے ایک ممتاز فرد مسٹر احمد ندیم قاسمی کا ایک انٹرویو اور اس کے ایک صفحے کے بعد ایک بیان شائع ہوا ہے۔ موصوف نے اپنے ایک بیان میں فرمایا کہ:

"ہم نے رقص کو عریانی سے منسوب کر رکھا ہے رقص جسم کی عریانی نہیں جسم کی شاعری کا نام ہے انہوں نے کہا کہ انسانی جسم کو دیکھ کر اللہ کی قدرت یاد آتی ہے تو یہ کونسا گناہ ہے اگر رقص دیکھ کر کسی کے جنسی جذبات برانگیختہ ہو جاتے ہیں تو اسے کان سے پکڑ کر محفل سے نکال دیا جائے۔ لیکن رقص ہی کو رد کر دینا غلط ہے۔ انہوں نے کہا کہ صوفی انسان کا احترام کرتا ہے جب کہ ملا انسان کا احترام نہیں کرتا انہوں نے کہا کہ وہ سوشلزم اور ترقی پسندی کو مذہب کے خلاف نہیں سمجھتے بلکہ انہیں معاشی لحاظ سے سوشلزم کی خوبصورتی عزیز ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر بھٹو سے بڑی توقعات ہیں وہی خاتون ہیں جو اس ملک کا بیڑا پار لگا سکتی ہیں۔ (جنگ لندن 18 دسمبر)

قاسمی صاحب تو رقص و سرود طرب و ساز کی مجلسوں میں شریک ہوتے ہی ہوں گے بلکہ مجلس کو گرمانے میں بھی ان کا بڑا دخل رہا ہو گا۔ انہوں نے رقص بھی دیکھا ہو گا ان کی عریانی پر بھی نظر دوڑائی ہو گی کیا وہ بتلا سکتے ہیں کہ رقص میں جسم کی عریانی ہوتی ہے یا جسم کی شاعری ہوتی ہے؟ الفاظوں کے ہیر پھیر سے حقیقت کا چہرہ مسخ نہیں کیا جا سکتا۔ آپ اسے جسم کی شاعری کا نام دے دیں مگر ہے تو بہرحال جسم کی عریانی۔ بتلائیے اپنے بدن کے اعضاء و حصص کو بڑے دلکش انداز میں غیر محرموں کے سامنے پیش کر کے ان کے جنسی جذبات برانگیختہ کرنا اور اس پر داد تحسین حاصل کرنا کسی شریف مرد و عورت کو زیب دیتا ہے؟ اگر کوئی طوائف اور فاحشہ اپنے جسم کو داد عیش دینے کے لئے پیش کر دے تو آپ اسے بھی یہ منطق پڑھا دیجئے کہ یہ جسم کا سودا نہیں۔ عصمت و عفت کی فروخت نہیں بلکہ جسم کی شاعری کا ایک انتہائی مقام ہے اور ایسا حسین و اعلیٰ انداز ہے جس پر جسم کی شاعری ناز کرتی رہے گی اسی طرح کوئی عورت بر سر عام عریاں رقص پیش کرے تو اسے بھی آپ یہ فلسفہ پڑھا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دیکھئے کہ یہ جسم تو ہے ہی نہیں بلکہ شاعروں کی شاعری ہے جسے ہم نے ایک خوبصورت انداز اور زبان دینے کی زحمت اٹھائی ہے - قاسمی صاحب کے ان فلسفوں سے معاشرہ میں ترقی پسندی کے بڑے نمونے نظر آئیں گے اور ایک اسلامی معاشرہ میں قاسمی صاحب کی منطق سے بے حیائی بے شرمی اور عریانی کی خوب خوب ترقی نصیب ہو گی - شاید یہی وجہ ہو گی کہ موصوف کو محترمہ بے نظیر زرداری صاحبہ سے بڑی توقعات ہیں کیونکہ ان کے نزدیک وہ واحد ہستی ہیں جو ایک اسلامی ملک کی کشتی کی ناخدا بن کر ساحل مراد قاسمی تک پہنچا سکتی ہیں -

پھر یہ بات بھی عجیب رہی کہ عورتوں کے عریاں جسم کو دیکھ کر قدرت الٰہی یاد آنے لگ جاتی ہے - کیا ہی اچھا ہوتا کہ اللہ تعالی قرآن کریم میں اس کا بھی ذکر فرما دیتے کہ جس طرح آسمانوں اور زمینوں ' اختلاف لیل و نہار' امم سابقہ کے عبرتناک واقعات ' ستارے ' بحر و بر' شجر و حجر' انعام و اثمار میں اس کی قدرتوں کے نظائر موجود ہیں جو حضرت انسان کے لئے درس عبرت ' تفکر و تدبر کے مواقع پیدا کر دیتے ہیں اسی طرح عورتوں کے جسم کی نمائش کو بھی اسی مد میں داخل کر دیتے تاکہ قاسمی صاحب کا استدلال اور قوی ہو جاتا اور انہیں کسی قسم کی مشقت کا سامنا نہ کرنا پڑتا - مگر افسوس کہ اللہ جل شانہ نے قاسمی صاحب کی توقعات کے بالکل برعکس احکامات نازل فرمائے جس سے فکر و نظر کو پاکیزگی اور لطافت ملتی ہے جب کہ قاسمی صاحب کے لطائف سے فکر و نظر کو پراگندگی اور خباثت کا سامنا کرنا پڑتا ہے -

پھر گستاخی کی معافی چاہتے ہوئے ہم مجبورا عرض کرتے ہیں کہ جس طرح غیر کی بیٹی' بہو کے عریاں رقص کو دیکھنا قدرت الٰہی کا نظارہ ہے اور کوئی گناہ کی بات بھی نہیں (بلکہ اس ترقی یافتہ دور میں کار ثواب اور تہذیب کا اعلی درجہ ہی ہو گا) تو اپنی ماؤں بہنوں' بیٹیوں اور بہوؤں کے عریاں جسم کی نمائش اور ان کا عریاں رقص دیکھنا بھی قدرت الٰہی کا نظارہ کرنا ہو گا - اور یہ بھی کوئی عیب یا گناہ کی بات نہ ہو گی؟ کیا قاسمی صاحب کی غیرت اس امر کی اجازت دیتی ہے؟ یا یہ فلسفہ صرف غیر کی بیٹی کے لئے مخصوص ہے؟ آخر ان دونوں کے درمیان وجہ فرق کیا ہے؟ جب غیر کی بیٹی کو دیکھ کر اللہ کی قدرت یاد آ سکتی ہے تو اپنی بیٹی کے عریاں رقص دیکھ کر یہ قابل نفرت کیوں بن جاتی ہیں؟ کیا اللہ کی قدرتوں کو معلوم کرنے ' یاد کرنے' نظارہ کرنے کا بس واحد طریقہ یہ رہ گیا ہے کہ رقص و سرود کی محفلوں کو گرمایا جائے؟

اس سے بھی عجیب تر ارشاد قاسمی یہ ہے کہ جو لوگ اس عریانی کے چنگل میں پھنس جائیں تو انہیں کان سے پکڑ کر مجلس سے نکال دیا جائے اور جو اس عمل کو جنم دینے' یعنی جنسی جذبات کو برانگیختہ کرنے کے ذمہ دار ہیں وہ --- ہاں ان کا قصور صرف اتنا ہے کہ وہ بے قصور ہیں - قاسمی صاحب ادیب و شاعر بھی ہیں انہوں نے خود بھی کئی ایسے شعر تو سماعت فرمایا ہو گا -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ ای
بازمی گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

آپ رقص و سرود عریانی کی تو بر سر عام نمائش کرائیں - نوجوان سے رقم لے کر نوجوانوں ہی کے جذبات برانگیختہ کرنے کے وہ تمام ذرائع تو مہیا کر دیں - مگر جب بھی نوجوان آپ کے ان کرتوتوں کو زبان کی شکل دے - عمل میں لائے تو وہ قصور وار ہو جاتا ہے - اس کی ٹکٹ کے پیسے بھی گئے اور مجلس سے شرمندہ ہو کر باہر بھی ہوا۔

آپ کسی کو بیچ سمندر میں اتار دیں اور ارشاد فرما دیں کہ حضرت والا تمہارے کپڑے بھیگنے نہ پائیں - اسے خوفناک آگ کے شعلوں کی نذر تو کر دیں اور پھر ارشاد ہو کہ حضور تمہارے بال جلنے نہ پائیں - اس قسم کے ارشادات کو لوگ سوائے احمقانہ ارشادات کے اور کیا نام دے سکتے ہیں - ٹھیک اسی طرح آپ کسی نوجوان کو جنسی جذبات برانگیختہ کرنے کے وہ تمام اسباب تو مہیا کر دیں اور پھر حکم دیں کہ بھائی سنبھل کر رہنا - جذبات ابھرنے نہ پائیں ورنہ کان پکڑ کر باہر کر دیئے جاؤ گے -

قاسمی صاحب کو ملا سے بھی شدید چڑ معلوم ہوتی ہے جب کہ صوفی کی تعریف کرتے ہیں - بات یہ ہے کہ ملا (یعنی علمائے کرام) چونکہ کتاب و سنت کے احکامات واضح کرتے ہیں - فحش کو فحش اور باطل و باطل کہہ کر اہل باطل کے خوبصورت چہروں سے تقیہ کی نقاب اکھاڑ پھینکتے ہیں اس لئے قاسمی صاحب کی چڑ اور نفرت اپنی جگہ بجا معلوم ہو رہی ہے کیونکہ یہ ملا ہی قاسمی صاحب جیسے مفکروں کی راہ ں رکاوٹ بن جاتے ہیں اور ترقی کی وہ راہ جسے قاسمی صاحب نے ایجاد کیا ہے اس کا علی الاعلان ائیکاٹ کرتے ہیں اس لئے ان کا یہ غصہ بہرحال اپنی جگہ بجا ہی ہے جب کہ ان کے دماغ کا صوفی یعنی ج کل کے یہ پیر صاحبان اور اس قسم کے سجادہ نشین جنہوں نے اپنے جسموں پر صوفیت کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے خانقاہوں درگاہوں اور مزاروں پر عورتوں کی عزت و عصمت کا سودا کرتے ہیں ناچ گانا دھمال ڈھول دھماکہ ساز و طرب کی محفلیں (ارے توبہ توبہ رقص) انہی عورتوں سے گرمائی جاتی ہیں اور جسم کی عریانی (نہیں نہیں بلکہ جسم کی شاعری) کا بھرپور مظاہرہ ہوتا ہے - ان سے بہت خوش ہیں - کیونکہ یہ صوفی صاحبان ایسے امور پر گرفت تو کجا ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں - اس لئے موصوف ان کی تعریف فرماتے ہیں - یہ تعریف و احترام تو قاسمی صاحب ہی کو مبارک ہو جس سے انسانیت کا سودا ہو - عصمت و عفت تار تار ہوتی ہو اور انسانیت حیوانیت پر اتر آئے - ہمیں تو قرآن کریم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، علماء عظام اور صوفیائے کرام نے وہ درس دیا ہے جس سے انسانیت کو عروج ملے اور انسان صحیح معنوں میں انسان رہے -

قاسمی صاحب موصوف کے ان خیالات کا تجزیہ کرنے کے بعد ہم فیصلہ انہیں پر چھوڑتے ہیں اور روز نامہ جنگ لندن کے اسی دن کے شمارے میں ان کا جو انٹرویو شائع ہوا ہے - اس میں موصوف نے

(بقیہ صلا پر)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

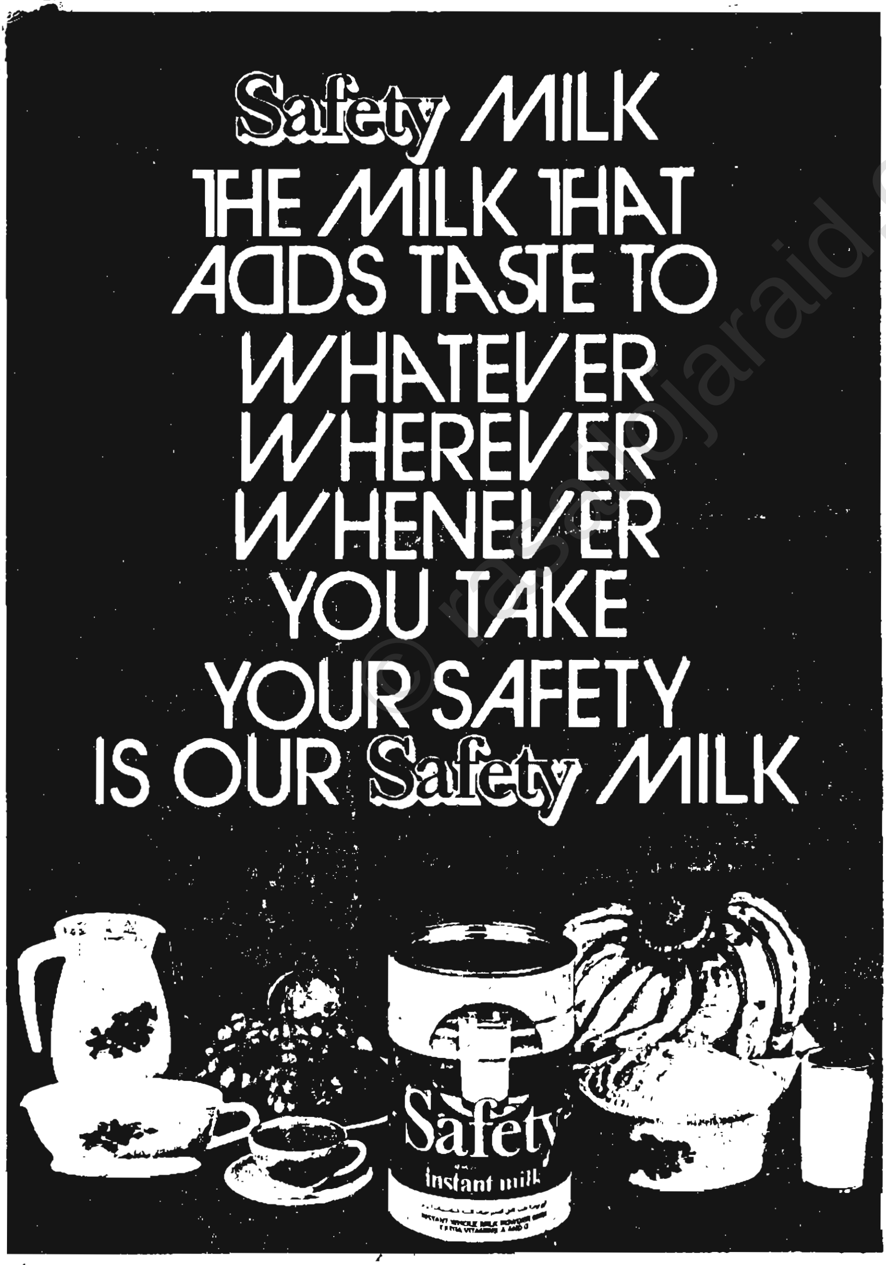

© rasailojaraid.com